अमन व एकता सम्मेलन

امن و ایکتا سمیلن

اعلامیہ

امن وا یکتا سمیلن

زیر اہتمام جمعیۃ علماء ہند منعقدہ ۸ صفر المظفر ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۹ر کتوبر ۲۰۱۷ء بروز اتوار

بمقام اندرا گاندھی انڈور اسٹیڈیم نئی دہلی

(۱) یہ سمیلن اعلان کرتا ہے کہ اسلام امن وا یکتا کا مذہب ہے، اسلام تمام انسانیت کے لیے رحمت ہے۔ اسلام دشمن طاقتیں اسلام پر دہشت گردی، انتہا پسندی اور جنسی نابرابری کا الزام لگا کر غلط فہمیاں پھیلانے کی مہم چلا رہی ہیں۔ اس لیے ہمارا یہ بنیادی فرض ہے کہ اہم ایسی غلط فہمیوں کو دور کریں اور باہمی مفاہمت اور عوامی خوش حالی، صحت مندی اور فلاح و بہبود کے کاموں کے ذریعے اسلام کی صحیح تصویر پیش کریں۔

(۲) اسلام کی تعلیم کے مطابق جہاد کی اصل روح تمام انسانیت کو خونریزی سے بچانے اور امن قائم کرنے میں مضمر ہے، اسی وجہ سے ہم دہشت گردی کی خواہ وہ کسی شکل میں ہو سخت مذمت کرتے ہیں۔

(۳) ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ معصوم بچوں، عورتوں اور مردوں پر کسی بھی قسم کا تشدد عملاً یا قولاً، ہندستانیت، انسانیت اور اسلام کے منافی ہے۔ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ جہاں کہیں بھی تشدد، نفرت، انتہا پسندی اور تفریق پائیں گے، اس کو روکنے کے لیے اپنا کردار ادا کریں گے۔

(۴) خوشحال اور متحد ہندستان کا خواب مختلف فرقوں اور مذاہب کے درمیان میل ملاپ سے ہی حقیقت بن سکتا ہے۔ اس کے لیے لازم ہے کہ ہم بلاتفریق ہر شخص کو اور ہر جگہ پر صاف ستھرے، سرسبز اور خوشحال مستقبل مہیا کرانے کے لیے دوش بدوش مل کر کام کریں۔ لہذا ہم عہد کرتے ہیں کہ متحدہ طور پر اپنے آلودہ اور سکڑتے ہوئے آبی ذخیروں کی بازیابی اور اپنے جنگلوں، شہروں اور دیہاتوں کے بچانے کے لیے شجرکاری کی مہم چلائیں گے۔ پانی کی بچت اور ذخیرہ اندوزی کی تدابیر اختیار کرکے ہر شخص کو پانی نیز صفائی اور صحت کے وسائل مہیا کرائیں گے۔

(۵) ہم تمام اسلامی مسلکوں، فرقوں اور دنیا کے تمام مذاہب اور سماجی تنظیموں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ جرائم، منشیات، شراب نوشی، جنسی استحصال، جنین کشی اور دیگر مضر اور غیر اخلاقی رسوم و رواج کو مٹانے کے لیے آپس میں تعاون کریں۔

(۶) ہم درماندہ عورتوں، درج فہرست طبقات اور اقلیتوں کو یکساں مواقع اور سماجی انصاف مہیا کرانے کی مانگ کرتے ہیں۔

(۷) تاریخ کے اس اہم موڑ پر جب کہ ہمارے قدرتی ذرائع ناپید ہو رہے ہیں اور اس کے مقابلے میں آبادی اور درجہ حرارت، تشدد اور قدرتی آفات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ایسی صورت حال میں مزید باہمی منافرت اور فرقہ وارانہ سوچ اور عمل کی ہرگز کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہم عزم کرتے ہیں کہ مشترک امور میں تمام فرقوں، اہل مذاہب اور ذاتوں کے اتحاد اور باہمی تعاون کے ذریعے ایک ایسے نئی دور کی داغ بیل ڈالنے کی کوشش کریں گے جو سرسبز و شاداب اور پرسکون مستقبل کا ضامن ہو۔